OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0174, PP: 343-355

فقہ مالکی کی امتیازی ادلۂ اجتہاد علمائے اصول فقہ کی آراء کی روشنی میں

The Distinguishing Arguments of Maliki Jurisprudence In the Light of the Views of the Scholars of Jurisprudence

Published:
01-06-2022
Accepted:
15-05-2022
Received:
31-12-2021

Dr. Nadeem Abbas
Lecturer, NUML Islamabad
Email: nab514@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-3886-9954

Farhad Ahmed Bhatti
PhD Candidate Institute of Islamic Banking and Finance,
International Islamic University, Malaysia
Email: farhadbhatti@gmail.com
https://orcid.org/0000-0003-2611-8376

Sada Hussain Alvi
PhD Scholar, Department of Islamic and Religious Studies,
The University of Haripur, kp, Pakistan
Email: aghaalvi@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-3796-1361

Abstract

In this Research, an attempt has been made to explain the introduction of Maliki jurisprudence, Famous Books and Discriminating Arguments with ijtihad. Imam Malik is the founder of Maliki jurisprudence who was a Great Muhaddith and Jurist. In case of conflict between the people of Madinah, the action of Ahl al-Madinah takes precedence over the speculation. Al-Asuli, Tanqih al-Fusul fi Ikhtsar al-Masool fi al-Asool, Muftah al-Wasool al-Banaa al-Furoo 'Ali al-Asool and Kitab al-Minhaj fi Tarteeb al-Hajjaj are important books of Maliki jurisprudence. Imam Malik, a great scholar of Hadith as well as renowned Islamic jurisprudent, founded the Maliki fiqh. One of the distinctions of this fiqh is that the consensus Ahle Madina is considered to be a law and the legislators seek guidance from those precedents of community consensus during temporal and spatial interpretations of Islamic laws. Besides this, the Ummah consensus as a whole is also regarded as to be the authority. However, in case of any mismatch between the community consensus and active narrations, the Maliki fiqh always prefers the Ahle Madina consensus. So, is the case with the practices of the people of Madina.

CC BY

Therefore, the Maliki scholars would prefer the practices of Ahle-Madina to personal opinion. Not only this, the practices of Ahle Madina can also override a Hadith that has only one reporter.
Keywords: *Hadith, Ahle Madina consensus, Fiqh-e-Malik.*

تمہید

نبی مکرم ﷺ نے نور اسلام سے جہالت کے اندھیروں کو دور کیا آپؐ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اسلام کے نورانی پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچایا ان کے تابعین نے بھی خدمت اسلام کی اس کے بعد عصر مجتہدین کا آغاز ہوتا ہے جس میں مختلف فقہی مذاہب معرض وجود میں آئے ان میں سے کچھ مذاہب جیسے امام اوزاعیؒ کا مذہب امام طبریؒ کا مذہب ختم ہوگئے اور کچھ فقہی مذاہب جن کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی ان میں سے اہم فقہی مذہب فقہ مالکی ہے اس کے ماننے والے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اس فقہ کے بانی امام مالکؒ ہیں تو اس نسبت سے اس ان کی فقہ فقہ مالکی کہلاتی ہے۔

فقہ مالکی کا تعارف

فقہ مالکی کے بانی امام مالکؒ ہیں۔آپ کا نام مالکؒ بن انس بن مالکؒ اصبحی حمیری تھا آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب امام دارالھجرۃ ہے آپ 95 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے[1] اور آپ کا انتقال بھی مدینہ میں ہی ہوا آپ دین کی طرف توجہ دینے والے اور حکمرانوں سے دور تھے اسی وجہ سے منصور عباسی کے چچا نے آپ کو کوڑے لگوائے۔آپ نے منصور کی فرمائش پر کہ آپ کتاب لکھیں جو لوگوں کے پاس ہو اور لوگ اس پر عمل کریں آپ نے کتاب موطا تحریر فرمائی۔

آپ بچپن ہی سے علم کی طرف مائل تھے انتہائی کم عمری میں قرآن کریم کو حفظ کر لیا خود امام مالکؒ کا بیان ہے میں نے اپنی ماں سے کہا کیا میں جاوں اور علم حاصل کروں ؟تو میری ماں نے کہا میری طرف آؤ میں تمہیں لباس علم پہناتی ہوں یہ کہہ کر انہوں نے مجھے کپڑے پہنائے میرے سر پر کپڑا رکھ کر عمامہ باندھا اور کہا جاؤ اور علم سیکھو اور کہا کرتی تھیں قبیلہ ربیعہ میں جاؤ ان سے علم سے پہلے ادب سیکھو امام مالکؒ نے تحصیل علم کے راستے میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر سے کام لیا اور اس راستے میں بہت زیادہ تکالیف کو برداشت کیا امام مالکؒ کے علم حاصل کرنے کے شوق کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بار آپ کے گھر کی چھت گر گئی آپ نے چھت کی لکڑیاں بیچ کر تحصیل علم کو جاری رکھا یہاں تک کہ دنیا آپ کی طرف مائل ہو گئی۔

امام مالکؒ بہت سے علوم کے ماہر تھے بالخصوص حدیث اور فقہ میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا آپ خود کہتے ہیں میں نے اپنے ہاتھوں سے ایک لاکھ احادیث لکھی ہیں میں سعید بن مسیب ،عروۃ، قاسم ،ابوسلمہ ،حمید اور سالم کے پاس جاتا ہر ایک کے درس سے پچاس سے سو تک احادیث سنتا ان تمام احادیث کو حفظ کرتا اور ان کو اس طرح حفظ کرتا کہ کوئی ایک حدیث دوسری سے خلط نہ ہوا۔

ایک بار ربیعہ کی مجلس میں ایک مسئلہ پیش ہوا انہوں نے اس کا جواب دیا امام مالکؒ نے کہا اے ابا عثمان یہ آپ نے کیا کیا؟ ربیعہ نے آپ کے سوال کو رد کر دیا اس کے بعد کسی نے سوال نہ کیا آپ احترام استاد میں خاموش رہے اور وہاں سے چلے گئے آپ نے ظہر کی نماز ادا کی اور ربیعہ کی مجلس سے دور جا کر بیٹھ گئے آپ کے پاس کچھ لوگ آئے جن سے آپ نے گفتگو کی نماز مغرب کے بعد پچاس سے زیادہ لوگ آپ کے پاس آ گئے دوسرے دن صبح ایک خلق کثیر آپ کے گرد جمع ہو گئی آپ نے صرف

سترہ سال کی عمر میں فتوی دینا شروع کیا۔

آپ جتنے بڑے عالم تھے اتنے بڑے انسان بھی تھے۔آپ کے علم کی طرح آپ کی تواضع بھی مشہور تھی آپ علم قرآن ،سنت، فقہ اوراصول فقہ کا احاطہ کیے ہوئے تھا آپ صاحب وثاقت تھے آپ پر آپ کے معاصر لوگوں نے اجماع کیا مدینہ کے بزرگ کہتے تھے اے مالکؒ سنت نبی کا علم آپ کی وجہ سے باقی ہے۔[2]

امام محمد بن اسمٰعیل بخاری سے پوچھا گیا کہ سب زیادہ صحیح سند کونسی ہے ؟ توامام بخاری نے جواب دیا صحیح ترین حدیث رسول وہ جو اس سلسلہ سے روایت ہو مالک عن نافع عن ابن عمر[3]۔

امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر علما کو جمع کیا جائے تو امام مالک ان میں ستارے کی مانند ہیں اور اگر امام مالک اور ابن عینۃ نہ ہوتے تو حجاز کا علم ختم ہو جاتا۔[4]

امام ذھبی لکھتے ہیں کہ تابعین کے بعد مدینہ میں امام مالک جیسا علم ،فقہ ،جلال اور حفظ میں کوئی نہیں آیا۔[5] جب بھی حدیث بیان کرتے تو ہمیشہ وضو سے ہوتے جہاں بیٹھتے وقار وہیبت سے بیٹھتے تھے آپ مدینہ میں بڑھاپے میں بھی سواری پر سوار نہ ہوتے تھے اور کہا کرتے تھے میں مدینہ میں سواری پر سوار نہیں ہوتا کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ کا جسم مبارک مدفون ہے۔[6]

امام مالکؒ تقوی میں مشہور تھے نمازوں کو ادا کرتے نماز جنازہ میں شریک ہوتے مریض کی عیادت کرتے تھے لوگوں کے حقوق ادا کرتے تھے مسجد میں بیٹھا کرتے تھے لوگ ان کے پاس جمع رہتے تھے۔[7]

شاگرد

آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے قاضی عیاض نے آپ کے شاگردوں کی تعداد شمار کی تو ان میں سے مشاہیر اور علماء کی تعداد ایک ہزار تھی امام شافعیؒ، عبداللہ بن وھب، عبدالرحمٰن بن قاسم القرطبیؒ آپ کے مشہور شاگرد تھے[8]۔

مشہور کتب

1۔الموطا یہ حدیث کی مشہور کتاب ہے 2۔رسالۃ فی القدر یہ رسالہ قدریہ کی رد میں تصنف فرمایا 3۔کتاب فی النجوم 4۔ رسالۃ فی الاقضیہ 5۔ حساب مدار الزمان 6۔رسالہ اسے ابی غسان کے نام لکھا 7۔ کتاب الی ھارون فی الادب و المواعظ 8۔ تفسیر غریب القرآن 9۔ رسالتہ الی اللیث بن سعد فی اجماع اھل مدینہ وغیرھا۔

آپ کی وفات 179 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور آپ کو مدینہ میں ہی دفن کیا گیا۔[9]

فقہ مالکی فقہ حنفی کے بعد میں وجود میں آئی مالکیہ کو اہل حدیث بھی کہا جاتا ہے کیونکہ امام مالکؒ اہل مدینہ کے عمل کو مدرک احکام قرار دیتے ہیں۔ یہ بات امام مالکؒ کا اختصاص ہے کہ اہل مدینہ کے عمل کو حجت قرار دیتے ہیں۔ اس مذہب کا آغاز مدینہ منورہ سے ہوا جو کہ امام مالکؒ کا وطن تھا پھر یہ حجاز ،بصرہ، مصر، افریقہ ،اندلس اور سوڈان تک پھیل گیا۔[10]

بنیادی دلیلیں جن سے تمام مذاہب اپنی فقہی آراء کو استنباط کرتے ہیں وہ سب میں مشترک ہیں جیسے قرآن ،سنت ،اجماع، اور قیاس مگر کچھ دلیلیں ایسی ہیں علمائے اصول فقہ نے مندرجہ ذیل دلیلوں کو مالکیہ کے ساتھ خاص قرار دیا ہے ان سے دوسرے مکاتب بھی بعض صورتوں میں استفادہ کرتے ہیں مگر جس طرح فقہ مالکی میں ان سے استفادہ کیا جاتا ہے یہ انھی سے خاص ہے۔

1۔اجماع اہل مدینہ

اجماع اہل مدینہ کو سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ مالکی علمائے اصول فقہ نے خود اجماع کی جو تعریف کی ہے اسے واضح کیا جائے تاکہ اجماع اہل مدینہ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

اجماع کی تعریف

اتفاق علماء العصر على حكم الحادثة[11]

کسی نئے درپیش مسئلہ پر علما کا اتفاق کرلینا اجماع کہلاتا ہے۔

الاجماع :هو اتفاق جميع اهل العلم المجتهدين بعد وفاة النبیؐ فی عصر على اتباع حكم شرعی[12]

تمام اہل علم مجتہدین کا نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد کسی زمانے میں ایک حکم شرعی کی اتباع پر اتفاق کرلینا اجماع کہلاتا ہے۔

اتفاق مجتهدی الامة الاسلامية فی عصر من العصور على حكم شرعی [13]

امت اسلامی کے مجتہدین کا کسی بھی زمانے میں حکم شرعی پر اتفاق کرلینا اجماع کہلاتا ہے۔

ان تمام تعریفوں کے بغور مشاہدے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اجماع کسی بھی زمانے میں کسی شرعی مسئلہ پر امت کے تمام علمائے کرام کا اتفاق کرلینا اجماع کہلاتا ہے اس میں حکم شرعی تمام علما کا اتفاق اور کسی بھی زمانہ کی قیود قابل توجہ ہیں یعنی ہر حکم مراد نہیں ہے بلکہ حکم شرعی مراد ہے دوسرا یہ زمانے سے خاص نہیں ہے اور اس میں تمام علما کا اتفاق شرط ہے۔

مشہور مالکی عالم ابن قصار مالکی نے اجماع اہل مدینہ کی بحث کا ذغاز کرتے ہوئے اسے دو بنیادی قسمیں میں تقسیم کیا ہے

1۔اجماع نقلی 2۔اجماع استدلالی

1۔اجماع نقلی

1۔ وہ اجماع جس کا شرعی ہونا قول، فعل یا تقریر کے ذریعے آپؐ کے دور مبارک سو شروع ہوا ہو جیسے صاع،مد،آذان اور اقامت آپؐ کے دور سے ہی چلی آرہی ہیں یا جیسے سبزیوں پر زکوۃ نہ لینا سبزیاں آپؐ کے دور میں پیدا ہوتی تھیں مگر آپؐ نے کبھی بھی ان پر زکوۃ عائد نہیں کی اسی طرح خلفا کے دور میں بھی ان پر زکوۃ عائد نہیں کی گئی امام مالکؒ اس اجماع کو قبول کرتے ہیں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اگرچہ دوسرے فقہا نے اس کی مخالفت کی ہے۔[14]

2۔اجماع استدلالی جس اجماع میں استدلال قائم کیا گیا ہو اس کی حجیت کے بارے میں علما کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔[15]

علامہ ابن حاجب لکھتے ہیں کہ اہل مدینہ میں صحابہ کرام یا تابعین کا اجماع کرلینا امام مالک کے نزدیک حجت ہے کیونکہ اہل مدینہ وحی اور وحی سے مراد کیا ہے اس سے زیادہ آگاہ ہیں کیونکہ اہل مدینہ مسکن وحی میں رہتے ہیں اور اہل مدینہ سے مراد صحابہ کرام ہیں جنہوں نے مدینہ کو اپنا وطن قرار دیا اور تابعین نے مدینہ کو اس دور میں وطن بنایا جب وہ وحی سے آگاہ ہو سکتے تھے۔[16]

ایک ضروری وضاحت

اس بات کی شہرت ہے کہ امام مالکؒ جس اجماع کی بات کرتے ہیں اس اجماع سے ان کی مراد اجماع اہل مدینہ ہوتی ہے

تو ایسی صورت میں کیا امام مالک اجماع امت کو تسلیم نہیں کرتے؟ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس بارے میں خود امام مالکؒ اور علمائے مالکیہ کی کیا رائے ہے۔

مشہور محقق عبدالرحمٰن الشعلان نے بہت دقیق بحث کی ہے اور آخر میں کہتے ہیں کہ امام مالکؒ کی طرف یہ نسبت دینا کہ وہ امت کے اجماع کو نہیں مانتے ان کے نزدیک اجماع ہے صرف اہل مدینہ کا اجماع یہ درست نہیں ہے یہ درست ہے کہ امام مالکؒ اجماع اہل مدینہ کو حجت مانتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ اجماع امت کو بھی مانتے ہیں اصل میں غلط فہمی اس وقت پیدا ہوئی جب امام مالکؒ نے اپنی تحریروں میں بار بار لفظ اجماع کا استعمال کیا اور اس سے مراد اجماع اہل مدینہ لیا تو لوگوں نے یہ سمجھا کہ ان کے نزدیک اجماع سے مراد اجماع اہل مدینہ ہے حالانکہ ایسا نہیں تھا امام مالکؒ کے نزدیک دونوں الگ الگ دلیلیں ہیں امام مالکؒ خود فرماتے ہیں کہ ہم اس وقت تک مسئلہ کو نہیں لیتے جب تک قرآن، سنت، اجماع امت اور عمل اہل مدینہ پر پیش نہ کر لیں۔ [(17)]

اہل مدینہ کا اجماع اور اخبار میں تعارض

اہل مدینہ کے اجماع اور اخبار میں تعارض ہو جائے تو امام مالکؒ اور اصحاب امام مالکؒ کے نزدیک اہل مدینہ کا اجماع اخبار مقدم ہے یہ رائے صرف مالکی فقہا کی ہے ابن عاصم کہتے ہیں:

و عندمالک و اهل المذهب　　　معتبر اجماع اهل يثرب

مقدم عندهم على الخبر　　　و خلف غيرهم لهم فيه اشتهر

امام مالکؒ اور دیگر مالکی علما کے ہاں اہل یثرب کا اجماع معتبر ہے اور امام مالکؒ اور مالکی علما کے ہاں یہ اہل یثرب کا اجماع خبر پر مقدم ہے اس میں دوسرے تمام مذاہب نے ان کی مخالفت کی ہے اور مالکی اس میں مشہور ہیں۔[18]

فقہ مالکی میں اہل مدینہ کے اجماع کے اتفاق کو خاص اہمیت حاصل ہے امام مالک کی نظر میں جب اہل مدینہ کسی عمل میں اتفاق رائے کا مظاہرہ کر رہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا یہ عمل نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک سے ایسا چلا آ رہا ہے اس طرح سے اس عمل کا ایک خاص اہمیت حاصل ہو گئی اس پر نبی اکرم ﷺ کے دور میں صحابہ کا اتفاق تابعین کا اتفاق ہو چکا ہے اب اگر اس کے مقابلے میں کو بھی خبر آتی ہے تو اس کے مقابلہ میں اجماع اہل مدین کو ترجیح دی جائے گی۔

2۔اہل مدینہ کا عمل

عمل اہل مدینہ کی تعریف

المراد بہم الصحابه التابعون فقط[19]

علما کی عمل اہل مدینہ سے مراد صحابہ اور تابعین کا عمل ہے۔

مشہور مالکی محقق السلمی کے مطابق عمل اہل مدینہ سے مراد وہ عمل ہے جو صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں تھا۔[20]

اہل مدینہ کے عمل کی حجیت پر منقول اور معقول دونوں سے استدلال کیا گیا ہے اہل مدینہ نے اپنے اسلاف یعنی صحابہ سے وراثت میں اعمال پائے تھے اور صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ زندگی گزاری تھی جنھوں نے وحی اور نزول قرآن کا زمانہ پایا تھا لہٰذا ضروری ہے کہ حق ان سے خارج نہ ہو۔[21]

ابن قصار کہتے ہیں کہ اہل مدینہ کا عمل اس لیے بھی حجت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اسی

جگہ قیام فرمایا مدینہ میں ہی آپؐ پر وحی نازل ہوتی تھی اسی میں احکام شریعت نے استحکام پایا اہل مدینہ نے اس سب کا مشاہدہ کیا اس کو جانتے تھے ان سے کوئی چیز مخفی نہ تھی نبی اکرم ﷺ کی نسبت عمل اہل مدینہ کی تین صورتیں ہیں۔

1۔آپ ﷺ نے اہل مدینہ کو یہ کام کرنے کا حکم دیا۔

2۔آپ ﷺ نے عمل کیا اور اہل مدینہ نے اس کی پیروی کی۔

3۔نبی اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کو کوئی کام کرتے دیکھا اور اس پر ان کی خاموش رہ کر اس کی تائید فرمادی۔

ان میں سے جو صورت بھی ہو اہل مدینہ کا عمل حجت ہے۔[22]

اہل مدینہ کے راوی دوسرے شہروں کے راویوں کی روایت پر مقدم ہیں کیونکہ جماعت کا جماعت سے نقل کرنا خبر واحد کے خبر واحد سے نقل کرنے سے بہتر ہے جیسے سنت متواترۃ سنت آحاد پر مقدم ہے۔

امام مالکؒ اکثر اوقات روایات کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:

الامر المجتمع عندنا

امام مالکؒ نے جو خط لیث بن سعد کو تحریر کیا اس میں لکھا کہ بے شک لوگ اہل مدینہ کے تابع ہیں اہل مدینہ کے لیے قرآن نازل کیا گیا لیث بن سعد نے امام مالکؒ کو اس کا جواب دیا اس میں بھی یہ مذکور ہے۔[23]

اس کی بہت سی مثالیں مثلا امام مالکؒ لکھتے ہیں کہ:

لاتجب الزكاة على وارث فى مال ورثة قال مالك السنة عندنا التى لا اختلاف فيها عندنا

وہ مال جو وارث کو وراثت میں ملتا ہے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے امام مالکؒ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک جو سنت ہے اور جس پر کوئی اختلاف نہیں ہے وہ یہی ہے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اہل مدینہ کا عمل یہی ہے جس پر اہل مدینہ عمل کر رہے ہیں۔[24]

ب۔قیاس اور اہل مدینہ کا عمل

عمل اہل مدینہ اور قیاس دونوں سے فقہ مالکی میں بوقت ضرورت احکام کے استنباط کے لیے استفادہ کیا جاتا ہے عمل اہل مدینہ کی وضاحت ہو چکی ہے علمائے مالکیہ نے قیاس کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے

مساواة فرع لاصل فى علة حكمه [25]

حکم کی علت کے لحاظ سے فرع کو اصل کے برابر قرار دینا۔

حمل احد المعلومين على الآخر فى اثبات حكم او اسقاطه بامر يجمع بينهما[26]

دو اشیا میں قدر مشترک کی وجہ سے کسی ایک کے حکم معلوم کو دوسری کے لیے ثابت کرنا یا ساقط کرنا قیاس کہلاتا ہے۔

الحاق صورة مجهولة الحكم بصورة معلومة الحكم لاجل امر جامع بينهما يقتضى ذلك الحكم[27]

جس کا حکم معلوم نہیں ہے اسے جس کا حکم معلوم ہے اس کے ساتھ ملانا اس جامع کی وجہ جو ان دونوں میں ہے اور اس حکم کا تقاضا کرتا ہے۔

ان تمام تعریفوں کا بغور مشاہدہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بنیادی طور پر قیاس میں ایک اصل ہے جس کا حکم معلوم ہے ایک فرع ہے جس کا حکم معلوم نہیں ہے اور ایک علت ہے جو دونوں کے درمیان مشترک ہے یہ علت اس بات کا تقاضا

کر رہی ہوتی ہے کہ جو حکم اصل کے لیے ثابت ہے وہ فرع کے لیے بھی ثابت کیا جائے۔

جب کسی معاملے میں اہل مدینہ کا عمل موجود ہو اور علما اس عمل اہل مدینہ پر اتفاق کریں تو اس وقت مالکیہ کے ہاں قیاس پر عمل اہل مدینہ مقدم ہے۔[28]

کیونکہ امام مالکؒ اہل مدینہ کے عمل کو مدرک احکام قرار دیتے ہیں یہ بات امام مالکؒ کے خاص ہے کہ عمل اہل مدینہ کو حجت قرار دیتے ہیں۔[29]

ج۔ اہل مدینہ کا عمل اور خبر واحد

خبر واحد کی تعریف

الخبر الواحد: مالم یقع العلم للمخبرہ ضرورۃ من جهة الاخبار به[30]

جب خبر دینے والے کی خبر دینے سے اس خبر سے یقین حاصل نہ ہو تو یہ خبر خبر واحد کہلاتی ہے۔

الخبر الواحد: هو خبر الواحد او الجماعة الذین لایبلغون حد التواتر[31]

ایک یا گروہ کی خبر جن کی تعداد تواتر تک نہ پہنچی ہو وہ خبر واحد کہلاتی ہے۔

خبر واحد کی ان تعریفوں کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خبر واحد ایک دو یا اس سے زیادہ افراد کی دی گئی خبر ہوتی ہے جو تواتر تک نہیں پہنچتی اور اس کے ساتھ ساتھ اس سے علم و یقین بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ علما کی رائے میں اس سے فقط کسی واقعہ کے ہونے یا نہ ہونے کا ظن پیدا ہو جاتا ہے۔

مشہور محقق منان القطان کے مطابق جب خبر واحد اور اہل مدینہ کے عمل میں تعارض ہو جائے تو امام مالکؒ کے نزدیک اہل مدینہ کا عمل خبر واحد پر بھی مقدم ہے۔[32]

مشہور محقق الشعلان لکھتے ہیں کہ مالکی علما سے یہ رائے منقول ہے جیسے قاضی عیاض کہتے ہیں کہ اہل مدینہ کا عمل حدیث سے اقوی ہے علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ امام مالکؒ اس وقت تک مسند اور مرسل پر عمل کرتے ہیں جب تک یہ اہل مدینہ کے عمل کے خلاف نہ ہوں۔[33]

د۔ قول صحابی اور اہل مدینہ کا عمل

قول صحابی کی تعریف

هو ان رای الصحابی المجتهد حجة فی غیر حق الصحابه کالتابعی فمن بعده من المجتهدین[34]

قول صحابی سے مراد مجتہد صحابی کی رائے ہے جو صحابہ کے علاوہ دوسروں لوگوں جیسے تابعین اور ان کے بعد آنے والے مجتہدین کے لیے حجت ہے۔

معروف محقق مناع القطان لکھتے ہیں کہ امام مالکؒ کے ہاں اہل مدینہ کا عمل قول صحابی پر مقدم ہے[35]

کسی بھی مسئلہ کے بارے میں جب قول صحابی اور عمل اہل مدینہ کا آپس میں تعارض ہو جائے تو ایسی صورت میں فقہ مالکی میں عمل اہل مدینہ کو مقدم کیا جاتا ہے۔

ہ۔ خبر واحد صحیح اور اہل مدینہ کا عمل

علامہ البدوی لکھتے ہیں کہ جب کسی معاملے میں عمل اہل مدینہ موجود ہو اور علما اس عمل اہل مدینہ پر اتفاق کریں تو اس

وقت مالکی فقہاکے ہاں خبر واحد صحیح پر عمل اہل مدینہ مقدم ہے۔ [36]

3۔ مصالح مرسلہ

مصالح مرسلہ کی تعریف

کل منفعة داخلة فی مقاصد الشارع الخمسة دون ان یکون لها شاهد بالاعتبار او الالغاء[37]

ہر وہ فائدہ جو مقاصد شریعت میں داخل ہے اور اس کی حجت ہونے یا اس کے معتبر نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہوتی۔

مصالح مرسلہ امام مالکؒ کے نزدیک شریعت کا اہم مصدر ہے مالکی فقہا کو اس مصدر کے استعمال کے حوالے سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی ان کا نقطہ نظریہ ہے کہ شریعت کی اساس ہی مصلحت پر ہے جن مصالح کا اعتبار شریعت نے کیا ہے اگر انہیں ملحوظ نہ رکھا جائے تو شریعت کا مقصد فوت ہو جاتا ہے البتہ مصالح کے استعمال میں کچھ قیود اور شرائط بھی ہیں۔ [38]

ڈاکٹر عرفان خالد ڈھلون کی تحقیق کے مطابق بھی ائمہ اربعہ میں سے فقط امام مالکؒ نے مصالح مرسلہ کو ایک مستقل شرعی دلیل کے طور پر تسلیم کیا ہے اور استنباط احکام میں اس کے استعمال میں کثرت سے کام لیا ہے یہی وجہ ہے کہ مصالحہ مرسلہ کا اصول امام مالک سے منسوب ہے [39]

4۔ سد ذرائع

سد ذرائع کی تعریف

حسم مادة وسائل الفساد بمنعه هذه الوسائل و دفعها [40]

موجب فساد کو روک کر اور اسے دور کرکے فساد کو ختم کرنا۔

ڈاکٹر مناع القطان کی تحقیق کے مطابق امام مالکؒ نے کثرت سے سد ذرائع کو استعمال کیا ہے اسی لیے علما نے کہا کہ سد ذرائع مذہب امام مالکؒ کی خصوصیات میں سے ہے۔ [41]

فقہ مالکی کی اصول فقہ میں مشہور کتابیں

1۔ مختصر المنتهی یا المختصر الاصولی

اسے شیخ جمال الدین ابی عمرو عثمان بن عمر الاسکندری المعروف ابن الحاجب نے لکھا انہوں نے اسے اپنی کتاب منتهی الوصول والامل فی علمی الاصول والجدل سے مختصر کیا یہ ایسی کتاب ہے جس کا حجم کم ہے ترتیب اعلی ہے۔ علم سے بھری ہے۔ علمی دنیا میں عظیم نام ہے علم اصول کے مہم مسائل پر مشتمل ہے۔

شروح

بیان المختصر: اسے علامہ شمس الدین ابی الثنا محمد بن عبدالرحمٰن ابن احمد اقصانی نے لکھا اسے مطبع دار مدنی للطباعة و النشر نے 1406ھ میں چھاپا۔

ایک شرح قاضی عضد الملة شیخ عبدالرحمٰن بن احمد بن عبدالغفار الایجی نے تحریر کی یہ پہلی بار 1307ھ میں استنبول سے چھپی

اس میں مشہور علماء سعد الدین تفتازانی اور سید شریف جرجانی کے حاشیے ہیں۔

اس پر بہت سی شروح علما کرام نے لکھیں جو ابھی تک چھپ نہیں سکیں ان میں سے مشہور علامہ تاج السبکی اور محمد بن

محمد البابرتی کی شروح ہیں۔

مختصر المنتھی میں میں موجود احادیث کی تخریج پر بہت ساری کتب لکھی گئی ہیں ان میں سے اہم یہ ہیں:

تحفة الطالب بمعرفة احادیث مختصر ابن الحاجب اسے حافظ عماد الدین الدمشقی نے تحریر کیا۔

المعتبر فی تخریج احادیث المنهاج و المختصر اسے علامہ بدر الدین زرکشی نے لکھا۔

موافقة الخبر الخبر فی تخریج احادیث المختصر اسے حافظ علی بن احمد حجر العسقلانی نے تحریر کیا ہے۔[42]

2۔ تنقیح الفصول فی اختصار المحصول فی الاصول

اسے شھاب الدین ابی العباس احمد بن ادریس القرافی متوفی 684ھ نے تحریر کیا یہ کتاب اصل میں مصنف کی کتاب الذخیرۃ کا مقدمہ ہے۔

شروح

شرح تنقیح الفصول یہ شرح خود مؤلف نے لکھی کئی بار چھپ چکی ہے مطبع التونسیۃ نے تونس میں 1328ء میں چھاپی۔

حواشی

التوضیح لشرح تنقیح الفصول: یہ حاشیہ ابی العباس احمد بن عبد الرحمٰن حلولو نے لکھا تھا۔

التوضیح و التصحیح لمشکلات کتاب التنقیح: یہ حاشیہ محمد بن طاہر بن عاشور المتوفی 1284ھ نے لکھا اسے مطبع النھضۃ تونس نے 1341ھ میں چھاپا۔

منهج التحقیق و التوضیح: یہ حاشیہ محمد جعیط مفتی تیونس نے لکھا انھوں نے تنقیح الفصول کے نام سے بیس ابواب پر مشتمل اس کتاب کی تلخیص بھی کی یہ شیخ جمال الدین قاسمی کی تعلیق کے ساتھ مکتبہ ہاشمیہ سے چھپی ہے۔[43]

3۔ مفتاح الوصول الی بناء الفروع علی الاصول

یہ امام شریف ابی عبداللہ محمد بن احمد الحسینی التلمسانی کی تالیف ہے اس کتاب کا شمار فقہ مالکی کی بنیادی کتب اصول میں ہوتا ہے اصول فقہ فقہ مالکی کے نظریات کو جاننے کے لیے یہ ایک بنیادی منبع کی حیثیت رکھتی ہے اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں مطالب کو انتہائی سلیس انداز میں ترتیب کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے ہر باب کئی فصول اور ہر فصل کئی ذیلی مباحث سے تشکیل پائی ہے پہلا باب سند کے بارے میں بحث کرتا ہے اس میں خبر واحد اور خبر متواتر کی بحث کی گئی ہے دوسرا باب دلالت کی ابحاث پر مشتمل ہے اس میں امر، نہی، نص، مجمل، مشترک، حقیقت و مجاز اور ترادف کی بحث کی گئی ہے تیسرا باب اصل نقلی کے بارے میں ہے اس میں نص کی بحث کے ساتھ ساتھ ناسخ و منسوخ کی بحث کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے چوتھا باب راجح سے متعلق ہے کہ اصل نقلی میں کسے ترجیح حاصل ہے اس میں سند اور راوی کے اعتبار سے ترجیحات کی بحث کی گئی ہے اس میں استصحاب کی بحث کا بھی تذکرہ ہے نوع ثانی میں قیاس اور قیاس کی شرائط اور قیاس کی اقسام اور قیاس سے متعلقہ دیگر ابحاث کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب محمد علی فرکوس جو کہ جامعہ الجزائر کے استاد ہیں ان کی تحقیق کے ساتھ مؤسسہ الریان للطباعۃ والنشر والتوزیع کی طرف سے پہلی بار 1998ء میں طبع ہوئی تھی۔

4۔کتاب المنهاج فی ترتیب الحجاج

اسے ابوالولید الامام الباجی المالکی نے لکھا ہے امام الباجی کی اصول فقہ پر بہت سی کتب ہیں ان میں کتاب الحدود اور کتاب المنہاج خاص طور پر معروف ہیں یہ کتاب اصولی مباحث پر مشتمل ہے اس کے نو ابواب ہیں پہلا باب بحث کرنے کے اصول اور اس کے ادب سے متعلق ہے دوسرے باب میں ادلہ کی بحث کی گئی ہے جس میں قرآن، سنت، اجماع اور استصحاب شامل ہیں تیسرا باب مختلف اعتراضات کے جوابات دیتے ہوئے لکھا ہے اس میں پہلے اعتراض لکھتے ہیں اور اس کے بعد اس کا جواب دیتے ہیں چوتھا باب قرآن سے متعلق ہے اس میں اختلاف قرات، نسخ اور تاویل وغیرہ کی بحث کو شامل ہے پانچواں باب سنت سے متعلق ہے اس میں سند، متن اور اختلاف روایت جیسے مباحث کو تفصیل سے بیان کیا ہے چھٹا باب اجماع کے بارے میں ہے اس میں اجماع پر ہونے والے اعتراضات اور جوابات دیے گئے ہیں اجماع اہل مدینہ کی حیثیت پر بھی بات کی گئی ہے ساتواں باب لحن خطاب، حصر اور قیاس جیسے مباحث پر مشتمل ہے اس میں علت پر سیر حاصل بحث کی ہے آٹھواں باب استصحاب سے متعلق ہے اس میں استصحاب کی حجیت پر بات کی ہے نواں باب ترجیح کی بحث کرتا ہے کہ متن اور اسناد وغیرہ میں ترجیح کسے حاصل ہو گی۔ یہ کتاب عبدالمجید الترکی کی تحقیق کے ساتھ دارالغرب الاسلامی بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

خلاصۃ البحث:

اس تحقیق میں فقہ مالکی کا تعارف کروانے کے بعد مالکی فقہ کی چند اہم کتب کا تذکرہ کیا گیا ہے پھر فقہ مالکی کی اجتہادی ادلہ کا تعارف پیش کیا گیا ہے کہ جن میں اہل مدینہ کا اجماع، اہل مدینہ کا عمل، مصالح مرسلہ اور سد ذرائع شامل ہیں_ فقہ مالکی کے امتیازات میں سے ایک امتیاز اہل مدینہ کے اجماع کو حجت شمار کرنا ہے اور اجتہاد کرتے وقت فقیہ اس سے استفادہ کرتا ہے فقہ مالکی میں اجماع مدینہ کے ساتھ ساتھ اجماع امت بھی حجت ہے اجماع اہل مدینہ اور روایات میں تعارض کی صورت میں مالکیہ اجماع اہل مدینہ کو ترجیح دیتے ہیں اسی طرح عمل اہل مدینہ بھی مالکیہ کے ہاں حجیت رکھتا ہے قیاس اور عمل اہل مدینہ میں تعارض کی صورت میں عمل اہل مدینہ قیاس پر مقدم ہے خبر واحد اور عمل اہل مدینہ میں تعارض کی صورت میں عمل اہل مدینہ مقدم ہے فقہ مالکی میں مصالح مرسلہ سے بہت زیادہ استفادہ کیا جاتا ہے اسی طرح سد ذرائع کو بھی علما نے فقہ مالکی کے امتیازات میں شمار کیا ہے۔ **مختصر المنتهى یا المختصر الاصولی، تنقیح الفصول فی اختصار المحصول فی الاصول، مفتاح الوصول الی بناء الفروع علی الاصول** اور **کتاب المنهاج فی ترتیب الحجاج** فقہ مالکی کی اہم اصولی کتابیں ہیں۔

نتائج البحث:

1. مالکیہ عمل اہل مدینہ کو حجت مانتے ہیں۔
2. مالکیہ اجماع اہل مدینہ کو حجت قرار دیتے ہیں اور فقہ میں ایک ماخذ کے طور پر مانتے ہیں۔
3. اجماع اہل مدینہ اور روایات میں تعارض کی صورت میں مالکیہ اجماع اہل مدینہ کو ترجیح دیتے ہیں۔
4. قیاس اور عمل اہل مدینہ میں تعارض کی صورت میں مالکیہ عمل اہل مدینہ کو قیاس پر مقدم کرتے ہیں۔
5. خبر واحد اور عمل اہل مدینہ میں تعارض کی صورت میں بھی مالکیہ عمل اہل مدینہ مقدم ہے۔
6. سد ذرائع مالکیہ کے ہاں حجت مانا جاتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، تہذیب التہذیب، مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ، حیدر آباد دکن، 1327ھ، الطبعۃ: اولیٰ، ج:10، ص:5

Ibn Ḥajar ʻAsqalānī, Aḥmad bin ʻAlī, Tahdhīb al Tahdhīb, (Ḥaydar Ābad India: Dā'irah al Maʻārif al Niẓāmiyah, 1327ah), Vol:10, P:5

2۔ شعبان، محمد بن اسماعیل، اصول الفقہ نشاتہ و تطورہ والحاجۃ الیہ، مکتبۃ جعفر الحدیثیہ، قاہرۃ، مصر، ص:51

Shaʻbān, Muḥmmad bin Ismāʻīl, ʻUsūl al Fiqh Nash,atuhū wa Ṭaṭawuruhū wal Ḥājah ʻIlayhi, (Nāshir: Maktanah Jaʻfar al Ḥadīthiyyah, Ciara Egypt), P:51

3۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر ولاعلام، دار الکتاب العربی، بیروت، 2003ء، ص:329

Dhahabī, Muḥmmad bin Aḥmad bin ʻUthmān, Tārīkh al Islām wa Wafayāt al Mashāhīr wal Aʻlām, (Nāshir: Dār al Kitāb al ʻArabī, 2003ac), P:329

4۔صفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبد، الوافی بالوفیات، دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت، 2005ء، الطبعۃ: اولیٰ، ج:15، ص:381

Ṣafadī, Ṣalāḥ al Dīn Khalīl bin Aybad, Al Wāfī bil Wafiyāt, (Nāshir: Dār al Fikr lil Ṭabāʻaḥmad wal Nashr, Beirūt, 2005ac), Vol:15, P:381

5۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2001ء، الطبعۃ: الحادیۃ عشرۃ، ج:8، ص:58

Dhahabī, Muḥammad bin ah bin ʻUthmān, Siyar Aʻlām al Nubalā', (Nāshir: Moʻassasah al Risālah, 2001ac), Vol:8, P:58

6۔ الوافی بالوفیات، ج:15، ص:383

Al Wāfī bil Wafiyāt, Vol:15, P;383

7۔ اصول الفقہ نشاتہ و تطورہ والحاجۃ الیہ، ص:51

ʻUsūl al Fiqh Nash,atuhū wa Ṭaṭawuruhū wal Ḥājah ʻIlayhi, P:51

8۔ تہذیب التہذیب، ج:10، ص:5

Tahdhīb al Tahdhīb, Vol:10, P:5

9۔ اصول الفقہ نشاتہ و تطورہ والحاجۃ الیہ، ص:54

ʻUsūl al Fiqh Nash,atuhū wa Ṭaṭawuruhū wal Ḥājah ʻIlayhi, P: 54

10۔ باشا، احمد تیمور، المذاہب الفقہیہ الاربعۃ، دار القاری، بیروت، 1990ء، الطبعۃ: الاولیٰ، ص:61

Bāshā, Aḥmad Taymūr, Al Madhāhib al Fiqhiyyah al Arbaʻah, (Nāshir: Dār al Qārī, Beirūt, 1990ac), P:61

11۔ باجی، سلیمان بن خلف الاندلسی، الحدود، مؤسسۃ الزعبی للطباعۃ والنشر، بیروت، 1973ء، الطبعۃ الاولیٰ، ص:63

Bājī, Sulaymān bin Khalf al Undlusī, Al Ḥudwd, (Nāshir: Moʻassasah al Zʻabī lil Ṭabāʻaḥmad wal Nshr, Beirūt, 1973ac), P:63

12۔ولاتی، محمد یحیٰ، نیل السول علی مرتضی الوصول، دار عالم الکتب للطباعۃ والنشر والتوزیع، ریاض، 1992ء، الطبعۃ: الاولیٰ، ص:164

Wulātī, Muḥmmad Yaḥyā, Nayl al Sūl ʻAlā Murtḍā al Wusūl, (Nāshir: Dār ʻAlam al Kutub lil Ṭabāʻaḥmad wal Nashr wal Tawzīʻ, Riyaḍ, 1992ac), P:164

13۔ سلمی، ڈاکٹر عیاض بن نامی، اصول الفقہ الذی لایسع الفقیہ جہلہ، دار التدمیریۃ، ریاض، الطبعۃ: الاولیٰ، 2005ء، ص:124

Sulamī, Dr. 'Ayaḍ bin Nāmī, 'Usūl al Fiqh al Ladhī Lā Yasa'u al Faqīhu Jahluhū, (Nāshir: Dār al Tadmīriyyah, Riyaḍ, 2005ac), P:1245

14۔ابن القصار، علی بن عمر المالکی، المقدمۃ فی اصول الفقہ، دار الغرب الاسلامی، الجزائر، 1996ء، الطبعۃ: الاولیٰ، ص: 76

Ibn al Qaṣār, 'Alī bin 'Umar al Mālikī, Al Muqaddimah Fī 'Usūl al Fiqh, (Nāshir: Dār al Ghurb al islāmī, al Jazā,ir, 1996ac), P:76

15۔ایضا

Ibid

16 ۔مشاط، حسین بن محمد، الجواھر الثمینۃ فی بیان ادلۃ عالم المدینۃ، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1986ء، الطبعۃ: الاولیٰ، ص 207

Mushāṭ, Ḥussayn bin Muḥmmad, Al Jawāhar al Thamīnah Fī Bayāne 'Adillah 'Alam al Madīnah, (Nāshir: Dār al Ghurb al Islāmī, Beirūt, 1986ac), P:207

17۔شعلان، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، اصول فقہ امام المالک و ادلتہ النقلیۃ، مکتبہ الملک فہد الوطنیۃ، ریاض، 2003ء، الطبعۃ: الاولیٰ، ج:2، ص: 1011

Sha'lān, 'Abd al Raḥmān bin 'Abdullāh, 'Usūlu Fiqh Imām Mālik wa 'Adillatuhū, (Nāshir: Maktabah al Malik Fahad al Waṭniyyah, Riyāḍ, 2003ac), Vol:2, P:1011

18۔ایضا، ج:1، ص 851

Ibid, Vol:1, P:851

19۔الجواھر الثمینۃ فی بیان ادلۃ عالم المدینۃ، ص 207

Al Jawāhar al Thamīnah Fī Bayāne 'Adillah 'Alam al Madīnah, P:207

20۔اصول الفقہ الذی لایسع الفقیہ جھلہ، ص: 137

'Usūl al Fiqh al Ladhī Lā Yasa'u al Faqīhu Jahluhū, P:137

21۔بدوی، یوسف احمد محمد، مدخل الفقہ الاسلام واصولہ، دار الحامد للنشر والتوزیع، عمان، 2007ء، الطبعۃ: الاولیٰ، ص: 259

Badawī, Yūsuf Aḥmad Muḥmmad, Madkhal al Fiqh al Islām wa 'Usūluhū, (Nāshir: Dār al Ḥāmid 'Alī Nashr wal Tawzī', 'Umān, 2007ac), P:259

22۔المقدمۃ فی اصول الفقہ، ص: 77

Al Muqaddimah Fī 'Usūl al Fiqh, P:77

23۔ابن قیم، محمد بن ابی بکر بن ایوب، اعلام الموقعین عن رب العالمین، دار ابن الجوزی للنشر والتوزیع، دمام، 1423ھ، الطبعۃ الاولیٰ، ج:4، ص: 477

Ibn Qayyim, Muḥmmad bin Abī Bakr bin Ayyūb, I'lā al Mūqinīn 'An Rab al 'Alamīn, (Nāshir: Dār Ibn al Jawzī lil Nashr wal Tawzī', Damām, 1423ah), Vol:4, P:477

24۔ مدخل الفقہ الاسلام واصولہ، ص: 252

Madkhal al Fiqh al Islām wa 'Usūluhū, P:252

25۔لقانی، منازل الاصول الفتوی و قواعد الافتاء بالاقوی، وزارت الاوقاف والشوون الاسلامیۃ، مراکش، ص: 149

Laqānī, Manāzil al 'Usūl al Fatwā wa Qawā'id al Iftā, bil Aqwā, (Nāshir: Wazārat al Awqāf wal Shu,ūn al Islāmiyyah, Marakash), P:149

26۔ احکام الفصول فی احکام الاصول، ص: 69

Aḥkām al fuṣūl Fī Aḥkām al Wuṣūl, P:69

27۔تلمسانی، محمد بن احمد، مفتاح الوصول الی بناء الفروع علی الاصول، مکتبہ المکیۃ، مکہ مکرمہ، 1998ء، الطبعۃ: الاولیٰ، ص: 664

Talmasānī, Muḥmmad bin Aḥmad, Miftāḥ al Wusūl 'Ilā Binā, al Furū' 'Alā al 'Usūl, (Nāshir: Mktabah al Makkiyyah Makkah Mukarramah, 1998ac), P:664

28- مدخل الفقہ الاسلام واصولہ، ص:259

Madkhal al Fiqh al Islām wa ʻUsūluhū, P:259

29- المذاھب الفقھیہ الاربعۃ، ص:61

Al Madhāhib al Fiqhiyyah al Arba'Aḥmad, P:61

30- احکام الفصول فی احکام الاصول، ص: 235

Aḥkām al fuṣūl Fī Aḥkām al Wuṣūl, P:235

31- اصول فقہ امام المالک وادلتہ النقلیۃ، ج: 2، ص:734

ʻUsūl Fiqh Imām al Mālik wa ʻAdillatuhū al Naqliyyah, Vol:2, P:734

32- ایضا، ج:1، ص848

Ibid, Vol:1, P:848

33- ایضا، ج:1، ص849

Ibibd, Vol:1, P;849

34- الجواھر الثمینۃ فی بیان ادلۃ عالم المدینۃ، ص:215

Al Jawāhar al Thamīnah Fī Bayāne ʻAdillah 'Alam al Madīnah, P:215

35- مناع القطان، منان القطان، تاریخ التشریع الاسلامی، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، ریاض، 1996ء، الطبعۃ الثالثۃ، ص:354

Manā' al Qaṭān, Manān al Qaṭān, Tārīkh al Tashrī' al Islāmī, (Nāshir: Maktabah al Ma'ārif lil Nashr wal tawzī', Riyaḍ, 1996ac), P:354

36- مدخل الفقہ الاسلام واصولہ، ص:259

Madkhal al Fiqh al Islām wa ʻUsūluhū, P:259

37- نملہ، عبدالکریم بن علی بن محمد، الجامع لمسائل الاصول الفقہ وتطبیقھا علی المذھب الراجح، مکتبۃ الرشد للنشر والتوضیح، ریاض 2000ء، الطبعۃ: الاولیٰ، ص:386

Namlah, 'Abd al Karīm bin 'Alī bin Muḥmmad, Al Jāmi' Li Masā,il al ʻUsūl al Fiqh wa Taṭbīquhā 'Alā al Madhhab al Rājiḥ, (Nāshir: Maktabah al Rush lil Nashr wal Tawzīḥ, Riyaḍ, 2000ac), P:386

38- ڈاکٹر حبیب الرحمٰن، فقہی اختلاف حقیقت اسباب اور آداب وضوابط، شریعہ اکیڈمی، اسلام آباد، 2013ء، طبع: ثانیۃ، ص:45

Dr. Ḥabīb al Raḥmān, Fiqhī Ikhtilāf Ḥaqīqat Asbāb awar Ādāb wa Ḍawābiṭ, (Nāshir: Sharī'Aḥmad academy, Islam Abad, 2013ac), P:45

39- ڈھلوں، عرفان خالد، علم اصول فقہ ایک تعارف، شریعہ اکیڈمی، اسلام آباد، 2012ء، طبع: ثانیۃ، ج:1 ص:431

Dahlūn, Irfān Khālid, 'Ilm ʻUsūl Fiqh Ayk Ta'āruf, (Nāshir: Sharī'Aḥmad academy Islam Abad, 2012ac), Vol:1, P:431

40- الجامع لمسائل الاصول الفقہ وتطبیقھا علی المذھب الراجح، ص:391

Al Jāmi' Li Masā,il al ʻUsūl al Fiqh wa Taṭbīquhā 'Alā al Madhhab al Rājiḥ, P:391

41- تاریخ التشریع الاسلامی، ص:356

Tārīkh al Tashrī' al Islāmī, P:356

42- عبدالعزیز بن ابراھیم بن قاسم، الدلیل الی المتون العلمیۃ، دار العلمی للنشر والتوزیع، ریاض، 2000ء، الطبعۃ: الاولیٰ، ص:299

'Abd al 'Azīz bin Ibrāhīm bin Qāsim, Al Dalīl ʻIlā al Mutūn al 'Ilmiyyah, (Nāshir: Dār al 'Ilmī lil Nashr wal Tawzī', Riyaḍ, 2000ac), P:299

43- ایضا، ص:301

Ibid, P:301